# کلمۂ طیّبہ

## لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

## کی تشریح

از مولانا مظفر احمد بدایونی

مرکزی مجلس رضا لاہور

سلسلہ مطبوعات مرکزی مجلس رضا لاہور ۴۹

نام ______ کلمہ طیبہ کی تشریح
ترتیب ______ مولانا مظفر احمد بدایونی
تعداد ______ پانچ ہزار۔ ربیع الاول ۱۴۰۳ھ
مطبوعہ ______
کتبہ ______ محمد صدیق فانی
قیمت ______ دعائے خیر بحق معاونین مرکزی مجلس رضا

ملنے کا پتا

مرکزی مجلس رضا (رجسٹرڈ) نوری مسجد بالمقابل ریلوے اسٹیشن لاہور

بیرونجات کے حضرات ۵۰ پیسے کے ٹکٹ ڈاک بھیج کر منگائیں۔

کلمہ طیبہ کے دو جز ہیں۔ اوّل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کلمہ توحید ہے اور دوسرا جز مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) کلمہ رسالت ہے۔ دونوں جز ملکر کلمہ طیبہ یا کلمہ اسلام کہلاتے ہیں۔ یہی وہ کلمہ مبارک ہے کہ غیر مسلم کو مسلمان ہونے یا مسلمان کو اپنا اسلام ظاہر کرنے کے وقت اس کلمہ مبارکہ کا زبان سے ادا کرنا ضروری ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس کے پورے پورے معنیٰ سمجھ لیں اور اسے اچھی طرح اپنے دل میں محفوظ رکھیں

## کلمہ توحید

پہلے کلمہ توحید کو سمجھ لینا ضروری ہے کہ چونکہ تمام ایمانیات میں سب سے مقدم خدا تعالیٰ کی توحید پر ایمان لانا ضروری ہے۔ توحید کا ترجمہ ہے اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا۔ ایک جاننا اور ایک یقین کرنا۔

## توحید کی دو صورتیں

۱ـ توحید بہ اعتبار وجوب وجود
۲ـ توحید بہ اعتبار معبودیت

کلمۂ جلالت اللہ یہ توحید وجوب وجود پر دلالت کرتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ اس ذات مقدس کا نام ہے جو واجب الوجود ہے۔ اور تمام اچھی صفتوں سے متصف ہے۔ اللہ اس ذات کا نام ہے جس میں تمام صفات کمال جمع ہیں۔ اور وہ خُود ہے۔ اسی لئے اُسے خُدا کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کے سوا کوئی اور اللہ یعنی معبود برحق مستحق عبادت نہیں۔ اور نہ کوئی اس کی ذات اور صفات اور اسماء اور افعال اور احکام میں شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ یعنی اس کا وجود ضروری ہے اور عدم یعنی نہ ہونا محال ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ کبھی فنا نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ میں تمام خوبیاں و صفات کامل جمع ہیں اور وہ ہر عیب اور نقصان کی چیز سے بلکہ ہر اس بات سے جس میں نہ کمال نہ نقصان پاک ہے ـــــ اس میں ایسی باتیں ہونا محال ہیں جیسے دغا، فریب، جھوٹ، ظلم۔ جہل۔ بیحیائی۔ وغیرہ بُری اور عیب کی باتیں۔ اللہ تعالیٰ کے تمام نام صفتیں ہمیشہ سے ہیں، پیدا کی ہوئی اور نئی نہیں ہیں، اور نہ ان کے لیے ابتدا و انتہا ہے۔ جو کوئی انہیں پیدا کی ہوئی نئی بتادے وہ بے دین و گمراہ ہے۔

یہ تمام باتیں کہ واجب الوجود، ہمیشہ سے ہو، ہمیشہ رہے، تمام صفا کمالیہ سے متصف ہو، اس کا وجود اور اس کی صفتیں کسی کی دی ہوئی

نہ ہوں، ایک کے سوا دوسرے میں پایا جانا محال ہیں۔ اس لئے ثابت
ہوا کہ یہ تمام باتیں صرف ایک ہی ذات میں پائی جا سکتی ہیں، نہ کہ دو میں۔
یعنی وہ ایک ہے اور اسی کو اللہ کہتے ہیں۔
یہ توحید بمعنی وجوب وجود ہے جو صرف کلمۂ جلالت (اللہ) سے معلوم
ہوئی۔ اسی واسطے اس کلمہ میں اللہ لایا گیا نہ الرحمٰن، الرحیم، الملک وغیرہ
تاکہ توحید وجوب وجود بھی اسی کلمہ سے معلوم ہو جائے۔

**شرک** اس توحید کے مقابلہ میں شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا
کسی چیز کو واجب الوجود اور اس کی صفتوں کو قدیم ماننا۔
اس کو شرک فی وجوب الوجود کہتے ہیں۔

**ایمان** مسلمان کو جو ایمان رکھنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ اللہ
تعالیٰ اور اس کی صفتوں کے سوا کسی کے وجود یا
اُس کی صفتوں کو خدا کا پیدا کیا ہوا اور خدا کا عطا کیا ہوا سمجھے۔ اس
لئے کہ خداوند تعالیٰ نے ہی عالم کے ذرّہ ذرّہ کو پیدا فرمایا اور جو جن
صفتوں کے لائق تھا اُس کو وہ صفتیں عطا فرمائیں۔ خدا کی بخشی ہوئی
صفتوں میں ایمان ہے، نبوّت و رسالت ہے صدیقیت و شہادت
ہے، صلاح و ولایت حیات و علم ہے، قدرت و تصرّف ہے، مشیّت
و ارادہ ہے، سمع و بصر ہے، تکلّم اور اُس کی حقانیّت و صداقت ہے۔
دولت و امارت ہے، حکومت و سلطنت ہے۔ عجیب و غریب چیزوں
کی ایجاد و صنعت، عظمت و شوکت ہے، وغیرہ وغیرہ۔

فرشتوں میں انسانوں میں جنّات میں ان صفتوں کے ظہور موجود ہیں۔ اور اُن کی یہ صفتیں عطائی ہیں خدا کی بخشی ہوئی ہیں۔ خداوند تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے جس کو جس صفت کے لیے مناسب جانا وہ صفت عطا فرمائی۔ جس قدر صفتوں کے لائق جانا اُس قدر دیں، جب ایسی ذات جو واجب الوجود ہو اور تمام صفات کمالیہ سے متصف ہو اور اس کی ذات اور اس کی صفات کسی کی عطا کی ہوئی نہ ہوں صرف ایک ہی ہے، تو وہی ایک مستحق عبادت ہے اور لائق پرستش۔ اسی کو توحید معبودیت کہتے ہیں اور اسی توحید کے لیے یہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ نازل فرمایا گیا۔

**شرک** اس کے مقابلہ میں شرک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی چیز کو معبود سمجھنا، مستحق عبادت جاننا اس کو شرک فی العبادات کہتے ہیں۔

**ایمان** اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے خاص خاص بندوں کو عظمت و بزرگی عطا فرمائی ہے اور ان کی تعظیم و تکریم بجالانے کا حکم فرمایا ہے۔ جس کے لیے جو طریقہ تعظیم و تکریم کا بتایا اسی طریقہ سے معظم سمجھنا ایمان ہے۔

**عبادت اور تعظیم** آئیے یہاں پر عبادت اور تعظیم کا فرق بھی ذکر کرتے چلیں۔ چونکہ بہت سے حضرات اس فرق کو نہ سمجھنے کی وجہ سے غلطی کر جاتے ہیں اور بہت سی چیزوں کو بلا وجہ شرک کہہ کر مسلمانوں کو مشرک بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ بلکہ شیطان اسی

وجہ سے مردود بارگاہِ الٰہی ہُوا کہ اس نے عبادت وتعظیم میں فرق نہ سمجھا اور حکم خُدا کے برخلاف کیا۔

عبادت کے معنٰی ہیں کسی کو معبود سمجھتے ہوئے اس کی تعظیم بجا لانا اور اس کے سامنے اپنی عاجزی وخشوع وخضوع کو پیش کرنا۔ یہ غیر خدا کے لیئے شرک ہے۔

تعظیم :۔ کسی کی صرف تعظیم بجا لانا اور اس کو معبود نہ سمجھنا۔ یہ مطلق تعظیم جائز ہے۔ بلکہ کہیں کہیں فرض وواجب ہے۔ یہ نہ عبادت ہے اور نہ شرک۔ اس واسطے کلمۂ توحید میں لفظ "اِلٰہ" لایا گیا جو معبود کے معنٰی میں ہے۔ اور لفظ معظّم لاکر نفی نہ فرمائی کہ لامعظم الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی قابل تعظیم نہیں) تاکہ معلوم ہوجائے کہ معبود سمجھ کر غیر خدا کی تعظیم بجالانا شرک ہے۔

کسی کو صرف معظّم (تعظیم کے لائق) سمجھنا اور اسکی تعظیم وتکریم کرنیکا اللہ نے اظہار فرمایا بلکہ حکم دیا۔ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کے لیے فرمایا کہ :۔

وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ (پ ۹)

نیز فرمایا :۔

وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (پ ۲۶)

رسول کریم کی تعظیم وتوقیر بجالاؤ۔

حضرات ملائکہ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ارشاد الٰہی ہے :۔

عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ (پ ۱۷)

عظمت والے بندے ہیں۔

مسلمانوں کے لئے فرمان الٰہی ہے:۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللہِ اَتْقٰکُمْ ط (پ ۲۶)

بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے"

شعائر اسلام کے لئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللہِ (پ ۱۷)

اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے۔

وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللہ (پ ۱۷)

اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے۔

آقائے کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

مَنْ لَّمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا۔ (مشکوٰۃ)

جو بڑے کی تعظیم و توقیر نہ کرے وہ ہماری جماعت سے نہیں۔

یہ تمام چیزیں غیر خدا ہیں اور مستحق تعظیم ہیں۔ قرآن کریم اور حدیث میں ان کے معظم ہونے کا ذکر ہے۔ تو معلوم ہوا کہ عبادت اور ہے اور تعظیم اور۔ اور غیر خدا کی تعظیم و تکریم جائز ہے۔ مسلمان معظمین حضرات کو صرف معظم سمجھتا ہے اور تعظیم بجا لاتا ہے اور معبود نہیں جانتا اور نہ ہی جاننا چاہیئے۔ معبود تو صرف ایک ہی ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ

**افعال تعظیم** بہت سے اعمال و افعال ایسے ہیں جن کو شریعت مطہرہ نے تعظیم کے لیے مقرر کیا ہے مثلاً ادب سے کھڑا ہونا۔

۲۔ ادب سے جھکنا یا سجدہ کرنا۔

۳۔ ادب سے بیٹھنا۔

۴۔ ہاتھ باندھنا وغیرہ

یہ سب تعظیم کے افعال ہیں۔ یہ افعال کسی کے لیے ادا کیئے جائیں اور معبود سمجھ کر ادا کیئے جاتے تو عبادت کہلائیں گے ورنہ صرف تعظیم۔

ہاں ان چیزوں میں سے بعض وہ چیزیں بھی ہیں جن کے ساتھ غیر خدا کی تعظیم بجالانا شریعت محمدیہ میں حرام ہے۔ جیسے کوئی تعظیم کے لئے حدِ رکوع تک جھکے یا سجدہ کرے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو گناہگار ہوگا۔ اگرچہ شرک نہ ہوگا۔ اس لئے کہ شرک بغیر معبود سمجھے نہیں ہو سکتا۔ اور ان میں بعض چیزیں وہ ہیں جن کے ساتھ غیر خدا کی تعظیم و تکریم درست ہے۔ جیسے تعظیم کے لیے کھڑا ہونا۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضہ کے لیے کھڑے ہونے کا حکم فرمایا۔ اور حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھڑی ہو جاتی تھیں۔

(مشکوٰۃ شریف)

**نماز** اللہ تعالیٰ نے اپنی عبادت ——— اور تعظیم بجالانے کے لیے کئی طریقے مقرر فرمائے ہیں۔ نماز۔ روزہ۔ حج یہ سب خدا کی عبادتیں ہیں۔ ان میں نماز بہت سے افعال تعظیم پر مشتمل ہے۔ اس میں قیام بھی ہے۔ رکوع و سجود بھی ہے۔ قعود بھی ہے، ہاتھ کا باندھنا بھی ہے۔ یہ سب تعظیمیں خدا کو معبود سمجھ کر ادا کی جاتی ہیں۔ اسی

واسطے نماز کو عبادت کہتے ہیں۔

## مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

یہ کلمہ طیبہ کا دوسرا جزء ہے۔ اور کلمہ طیبہ کا جزء لاینفک ہے۔ یعنی جبتک رسالت پر ایمان نہ ہوگا توحید پہ ایمان غیر مقبول ہوگا۔

؎ بجز حُبّ محمد کامل ایماں ہو نہیں سکتا

مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وسلم اس ذات مبارکہ کا نام نامی اسم گرامی ہے جو حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے اور حضرت عبدالمطلب کے پوتے ہیں۔

ہمارے سیّد وآقا کا مقدّس نام محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے۔ یہ نام قدرت الہیہ کی طرف سے خود آیت عظیم ہے۔ اس اسم پاک کی ترکیب لفظی اور معنوی پر غور کیجئے۔

یہ حَمَّدَ، مُحَمَّدٌ سے بنایا گیا ہے۔ ترکیب صرفی بتلا رہی ہے کہ یہ وزن تضاعف کیلئے ہے اور اسکے وزن کا صیغہ اپنی معانی پر باضعاف کثیرہ حاوی ہے۔ اب مادہ حمد (ح، م، د) پر غور فرمائیے۔ خلاصہ یہ کہ محمد حمد سے مشتق ہے اور اسم مفعول ہے اور اس کے معنے وہ ذات گرامی جسکی حمد نہایت کثرت و تضاعف کے ساتھ باربار اور متواتر کی جائے۔ یعنی ہرآن برزبان جس کی نعت پڑھی جائے۔ گویا کہ جس کا مقدس نام آج کروڑوں اشخاص کی زبانوں پر جاری اور قلوب میں ساری ہے۔ وہ کون

ہے جس کے مقدس نام کی نوبت شاہانہ مساجد کے بلند ترین میناروں سے سامعہ نواز ہے ۔ وہ کون ہے جو اپنے افعال —— اور اپنی تعلیم میں محمود ہے۔ وہ کون ہے جس کی رفعت فرش سے عرش تک ملی ہوئی ہے ۔ وہ کون ہے جس کی تعظیم کی وسعت بحر و بر پر چھائی ہوئی ہے ؟

بیشک وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ۔ اسم بھی محمد ہے اور مسمّیٰ بھی محمد ہے ۔ انہیں کے مقام شفاعت کا نام مقام محمود ہے ۔ اور انہی کی امّت حمادون کے لقب سے روشناس ہے ۔ اسی کی لائی ہوئی کتاب کا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن سے افتتاح ہوتا ہے ۔

**رسالت** کے معنی ہیں خدا کے پیغام ، اُس کے احکام بندوں تک پہنچانا ۔ محمد رسول کے معنی ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خُدا کے پیغام بندوں تک پہنچانے والے ۔

**نکتہ** :۔ کلمہ طیّبہ کا پہلا جزء تو اعلان مُصطفٰی علیہ التحیۃ والثناء ہے اور کلمہ کا دوسرا جزء اعلان کبریا ہے ۔ گویا کہ اے محبوب ! تم میری توحید کا پرچم لہراؤ اور میں تمہاری رسالت کا ڈنکا بجاتا ہوں گویا کہ ؎

جنابِ محمد برائے الٰہی
جنابِ الٰہی برائے مُحمّد

ظاہر ہے کہ کسی انسان کو ہم اپنی طرف سے نہ رسول و نبی کہہ سکتے ہیں اور نہ مان سکتے ہیں جب تک کہ وہ نبی اپنی زبان سے اپنا نبی و رسول ہونا ظاہر نہ فرمائے ۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ کسی کی بات قابلِ تسلیم نہیں ہوسکتی

جب تک کہ کہنے والے کی صداقت نہ معلوم ہو۔

اسی لئے خدا تعالیٰ نے ہر اس ذات کو جس کو نبی و رسول بنانا چاہا بچپن سے ایسی پاک اور سُتھری زندگی عطا فرمائی کہ اس کی کوئی ساعت ایسی نہیں گذری جو صداقت و حقانیت، امانت و عدالت، مروت، تقوے، صلاح، اخلاق حسنہ، خُداترسی و بے نفسی کے خلاف ہو۔ اسی واسطے انبیاء و رسل کو اُس وقت نبی و رسول بنا کر بندوں کے سامنے پیش کیا جب زندگی کا وہ حصّہ جو زمانہ شرور و فتن ہوتا ہے، صداقت و حقانیت، تقویٰ و صلاح وغیرہ سے لبریز گزر گیا تاکہ قوم اس دَور کا پورے طور سے مطالعہ کرے اور دعوےٰ نبوت کے وقت اس فیصلہ میں اُس کو کوئی اُلجھن نہ ہو کہ جس کی زندگی دعوےٰ نبوت سے پہلے اس قدر پاک اور بے گناہ رہی ہو وہ اَب دعوےٰ نبوّت میں غلط بیانی اور کذب کلام سے کام نہیں لے سکتا۔

معلوم ہوا کہ دعوےٰ نبوّت کے صداقت و حقانیّت کی سب سے بڑی دلیل اُس نبی کی پاک اور بے گناہ زندگی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام اور اُن کے بعد سے حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلّم تک تمام انبیاء و رسل کی زندگی ایسی ہی پاک اور سُتھری زندگی گذری۔

علاوہ بریں وقتًا فوقتًا حسب حکمت الٰہی ایسے دلائل و براہین عطا ہوتے رہے جو تازہ تازہ ثبوت پیش کرتے رہیں۔ ان دلائل کو اصلاح شریعت میں معجزہ کہتے ہیں۔ (بشکریہ ماہنامہ اعلحضرت، بریلی شمارہ اگست ۱۹۶۷ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# فضائل کلمہ طیّبہ

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم کا ارشاد ہے کہ تمام اذکار میں افضل لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ہے اور تمام دعاؤں میں افضل اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔

(ترمذی)

حضرت زیدؓ بن ارقم حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم سے نقل کرتے ہیں جو شخص اخلاص کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہے وہ جنّت میں داخل ہو گا۔ کسی نے پوچھا کہ کلمہ کے اخلاص (کی علامت) کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حرام کاموں سے اس کو روک دے۔

(طبرانی)

حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اِرشاد ہے کہ کوئی بندہ ایسا نہیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہے اور اس کے لیے آسمانوں کے دروازے نہ کھل جائیں۔ یہاں تک کہ یہ کلمہ سیدھا عرش تک پہنچتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔

(ترمذی)

حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اپنے ایمان کی

تجدید کرتے رہا کرو یعنی تازہ کرتے رہا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایمان کی تجدید کس طرح کریں؟ ارشاد فرمایا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کو کثرت سے پڑھتے رہا کرو۔

(طبرانی، احمد)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کا اقرار کثرت سے کرتے رہا کرو اس سے قبل کہ ایسا وقت آئے کہ تم اس کلمہ کو نہ کہہ سکو۔

(ترغیب)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ دل سے حق سمجھ کر اس کو پڑھے اور اسی حال میں مر جاتے مگر وہ جہنم پر حرام ہو جاتے وہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ہے۔

(الحاکم)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کا اقرار کرنا جنت کی کنجیاں ہیں۔

(احمد)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو بھی بندہ کسی وقت بھی دن میں یا رات میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہتا ہے تو اعمالنامہ سے بُرائیاں مٹ جاتی ہیں اور ان کی جگہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (ترغیب)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ والوں پر نہ قبروں میں وحشت ہے نہ میدانِ حشر میں۔

(بیہقی)

حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے کہ اس پاک ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تمام آسمان و زمین اور جو لوگ ان کے درمیان میں ہیں وہ سب کچھ اور جو کچھ ان کے نیچے ہے وہ سب کا سب ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار دوسری جانب رکھ دیا جائے تو وہی بڑھ جائے گا۔ (طبرانی)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اعمال حشر کے ترازو میں اس لیے سب سے زیادہ بھاری ہیں کہ ان کی زبانیں ایک ایسے کلمہ کے ساتھ مانوس ہیں کہ ان سے پہلی امتوں پر بھاری تھا وہ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے۔

(ترغیب)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرائیل علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ جلّ شانہٗ کا ارشاد ہے کہ میں ہی اللہ ہوں میرے سوا کوئی معبود نہیں لہٰذا میری عبادت کیا کرو، جو شخص تم میں سے اخلاص کے ساتھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی گواہی دیتا ہوا آوے گا وہ میرے قلعہ میں داخل ہو جائے گا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو گا وہ میرے عذاب سے مامون ہو گا۔

(ابو نعیم)

حضرت ابُوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور اقدس صَلَّی اللہ علیہ وسلّم سے نقل کرتے ہیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور استغفار کو بہت کثرت سے پڑھا کرو۔ شیطان کہتا ہے کہ میں نے لوگوں کو گناہوں سے ہلاک کیا اور انُہوں نے مجھے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور استغفار سے ہلاک کر دیا۔

(جامع صغیر)

حضور اقدس صَلَّی اللہ عَلَیہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے نہیں آئے گا کوئی شخص قیامت کے دن کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کو اس طرح سے کہتا ہو کہ اللہ کی رضا کے سوا کوئی مقصود نہ ہو، مگر جہنّم اس پر حرام ہوگی۔

(بخاری وسلم)

حضور اَقدس صلّی اللہ علیہ وَسَلَّم کا اِرشاد ہے کہ ہر عمل کے لیے اللہ کے یہاں پہنچنے کے لئے درمیان میں حجاب ہوتا ہے مگر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور باپ کی دُعا بیٹے کے لیے ان دونوں کے لیے کوئی حجاب نہیں۔

(جامع صغیر)

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن، حق تعالیٰ شانہٗ ارشاد فرمائیں گے کہ جہنّم سے ہر اس شخص کو نکال لو جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہا ہو اور اس کے دِل میں ذرّہ بھر بھی ایمان ہو اور ہر اس شخص کو نکال لو جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کہا ہو یا مجھے یاد کیا ہو یا کسی موقعہ پر مجھ سے ڈرا ہو۔

(الحاکم)

محمد جمیل رضا سعیدی

مسجد البدر بلاک ۷ سیٹلائٹ ٹاؤن

بہاولپور

# دعوت

مرکزی مجلسِ رضا لاہور (رجسٹرڈ) مجددِ ملت اِمام اہلِ سُنّت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اَور دیگر اکابرِ اہلِ سُنّت کے مشن کی ترویج و اشاعت کے سِلسلے میں جو گراں قدر خِدمات سر انجام دے رہی ہے آپ اُس سے بخوبی متعارف ہیں۔

آپ بھی مجلس کے وسیع تر پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لِیے مجلس کے ممبر بنیں۔

## فارم رُکنیّت

مجلس کے دفتر سے طلب فرمائیں۔